رسائل ومسائل

آیتِ کریمہ کا وِرد

جناب مولانا عبدالمالک صاحب

سوال: بعض لوگ اولادِ نرینہ کے حصول کے لیے اور بعض پریشانیوں، مصائب اور بیماریوں سے بچنے کے لیے ایک عرصے سے پاکستانی گھروں میں جمع ہو کر اجتماعی طور پر آیت کریمہ کا ورد کرتے رہے ہیں۔ اس محفل میں کچھ حضرات اسے بدعت سمجھ کر شامل نہیں ہوتے تھے۔ اب پاکستان میں قومی خلفشار سے بچنے کے لیے، کراچی میں ہونے والے فسادات سے بچنے کے لیے اور قومی یکجہتی کے حصول کے لیے ذرا وسیع پیمانے پر آیت کریمہ کا وِرد اجتماعی طور پر شروع کیا جا رہا ہے۔ اب سنت و بدعت کا سوال اسی نسبت سے بڑھ کر زیادہ وسیع اور اہم ہو گیا ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ اپنے قیمتی وقت سے چند لمحات نکال کر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری راہنمائی کرنے پر جزائے خیر دے۔ آمین۔

- کسی پریشانی یا مصیبت کو دُور کرنے کے لیے یا کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے اجتماعی طور پر لوگوں کو دعوت دینا، اعلان و اہتمام کرنا کہ فلاں دن آیت کریمہ کا وِرد ہو گا، بدعت کی تعریف میں آتا ہے یا نہیں؟ (انفرادی وِرد یا توبہ و استغفار زیرِ بحث نہیں)

- کیا حضورؐ کی بعض اجتماعی دعاؤں سے یا حضرت یونسؑ کے آیتِ کریمہ کے وِرد سے (گو کہ انھوں نے انفرادی وِرد ہی کیا تھا) اس فعل کے سنت ہونے کی دلیل کافی نہیں؟

- کیا یہ فعل یا اسی قسم کا کوئی دوسرا فعل جو شریعت میں ممنوع نہ ہو بدعت قرار دیا جا سکتا ہے؟ (دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ جس چیز کو حضورؐ نے منع فرمایا ہو اسی کا ارتکاب بدعت